[AS INTRODUCED IN THE NATIONAL ASSEMBLY]

A

BILL

to amend the Islamabad Capital Territory Waqf Properties Act, 2020 (XXIX of 2020)

Whereas it is expedient further to amend the Islamabad Capital Territory Waqf Properties Act, 2020 ( XXIX of 2020), for the purposes hereinafter appearing;

It is hereby enacted is follows: -

1. **Short title and commencement: -** (1) This Act shall be called the Islamabad Capital Territory Waqf Properties (Amendment) Bill, 2022.

(2) It shall come into force at once.

2. **Amendment in Section 2, Act XXIX of 2020.-** In the Islamabad Capital Territory Waqf Properties Act, 2022 , hereinafter referred to as the said Act, in section 2, for paragraph (e) and (h) the following shall be substituted namely :-

(e) "competent authorities" mean the concerned police station;

(h) "investigation or prosecuting agency" means the concerned police station.

3. **Amendment of Section 3, Act XXIX of 2020.-** In the said Act, in section 3, in sub-section (1), the words "and may by order, vest in him, the waqf properties situated in the territorial limits of ICT including all rights, assets, debts, liabilities and obligations relating thereto", shall be omitted.

4. **Omission of Section 8, Act XXIX of 2020.-** In the said Act, section 8 shall be omitted.

5. **Amendment of Section 13, Act XXIX of 2020.-** In the said Act, for section 13, the following shall be substituted:-

> " 13. Petition to High Court.- Any person who is claimant of any interest in waqf property for which a decision has been passed by the Chief administrator may appeal before High Court within thirty days against such decision."

6. **Omission of Section 14, Act XXIX of 2020.-** In the said Act, section 14 shall be omitted.

7. **Omission of Section 16, Act XXIX of 2020.-** In the said Act, section 16 shall be omitted.

8. **Amendment of Section 21, Act XXIX of 2020.-** In the said Act, in section 21, sub-sections (2) and (3) shall be omitted.

9. **Omission of Section 24, Act XXIX of 2020.-** In the said Act, section 24 shall be omitted.

10. **Amendment of Section 25, Act XXIX of 2020.-** In the said Act, section 25 shall be omitted.

11. **Omission in Section 27, Act XXIX of 2020.-** In the said Act, in section 27, in sub-section (2), the paragraph (i), (j) and (k) shall be omitted.

## STATEMENT OF OBJECTS AND REASONS

The existing law relating to trust property discouraged the property trusted for mosques, religious madrassas and other institutions established for the promotion of Islamic education by framing unnecessary rules and regulations against the spirit of Islamic welfare state and to which contradicts with basic human rights. Trusts have a very important place in Islamic teaching as trusted property only given for the will of Allah purely but in the current law the concept of Islamic trusts is not acknowledged at all.

Administrator has been given unlimited powers to run the affairs of Mosques, madrassas, religious institutions and institutions for welfare of humanity. Religious madrassas, which provide education, housing, food for millions of students and make a selfless efforts to make society an Islamic welfare state, cannot be left at the mercy of a single individual.

Trust registration under this law is a very difficult process. It has been made binding that already registered institutes must follow the said difficult process again. An institute of trust has been made commercial by making it a corporate institute that is against the Islamic spirit. Administrator has been authorized to exercise his powers regarding possession of trust property, its management, control and maintenance at anytime.

It is obligatory to seek prior permission from Chief Administrator regarding ceremonies, religious and spiritual customs in accordance with existing law has been authorized Session Court has been authorized to impose fine to twenty five millions rupees in case of violation of the law.

The order of Chief Administrator cannot be challenged in any count. Government made arrangement to nationalize the institutions establishes under waqf. Chief Administrator has been also authorized to direct to develop curriculum to educate in Islamic Institutions.

Furthermore, there is a great persuasion in Islamic Teaching to spend on charity, aims to generalized Islamic teachings and projects of public welfare and prosperity. Therefore, the act to devote and spend amount and properties for the development of mosques, Deeni Madrassas and Islamic teachings should be encouraged instead of discouraging. In existence of present law, it is not only difficult but impossible to establish and run institutions, and waqf properties in ICT.

The Bill seeks to achieve the above said objectives.

**Sd/-**

**MOULANA ABDUL AKBAR CHITRALI,**

Member, National Assembly

[قومی اسمبلی میں پیش کردہ صورت میں]

بل

ہرگاہ کہ یہ قرینِ مصلحت ہے کہ اسلام آباد دارالحکومت علاقہ جات وقف املاک ایکٹ 2020 میں مزید ترمیم کی جائے۔لہٰذا بذریعہ ہذا حسبِ ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے:

ا۔ مختصر عنوان، وسعت اور نفاذ

(i) یہ بل "اسلام آباد دارالحکومت علاقہ جات وقف املاک (ترمیمی) ایکٹ 2022" کے نام سے موسوم ہوگا۔

(ii) یہ فی الفور نافذ العمل ہوگا۔

۲) اسلام آباد دارالحکومت علاقہ جات وقف املاک ایکٹ 2020 کی شق 2 میں ترمیم؛

شق 2 (تعریفات) کے پیراگراف (ج، د) کو حسب ذیل سے بدل دیا جائے؛

(ج) "مجاز حکام سے مراد متعلقہ پولیس اسٹیشن ہے۔"

(د) "تفتیشی یا قانونی کاروائی کرنے والی ایجنسی سے مراد متعلقہ پولیس اسٹیشن ہے۔"

۳) اسلام آباد دارالحکومت علاقہ جات وقف املاک ایکٹ 2020 کی شق 3 میں ترمیم؛

شق 3 کے پیراگراف (ا) میں الفاظ "اور بذریعہ حکم ایسے تمام املاک جو آئی سی ٹی کی علاقائی حدود کے اندر واقع ہیں بشمول اس سے متعلق تمام حقوق، اثاثہ جات، قرضہ جات اور واجبات اور ذمہ داریاں اس کے زیر اختیار دے سکتا ہے" کو حذف کر دیا جائے۔

۴) اسلام آباد دارالحکومت علاقہ جات وقف املاک ایکٹ 2020 کی شق 8 میں ترمیم؛

ایکٹ کی شق 8 (وقف املاک زیر اختیار لینا) حذف کیا جائے۔

۵) اسلام آباد دارالحکومت علاقہ جات وقف املاک ایکٹ 2020 کی شق 13 میں ترمیم؛

ایکٹ کی شق ۱۳ کی ذیلی شق (ا) کو حسب ذیل سے بدل دیا جائے اور ذیلی شق (ب) کے آخر میں شرطیہ پیراگراف کو حذف کیا جائے۔

"کوئی شخص جو کسی ایسی وقف جائیداد میں کسی مفاد کا دعویدار ہو جس کے حوالہ سے ناظم اعلیٰ نے کوئی فیصلہ کیا ہے تو وہ اس فیصلہ کے تیس دن کے اندر عدالت عالیہ اسلام آباد میں اپیل دائر کر سکتا ہے۔"

(۶) اسلام آباد دارالحکومت علاقہ جات وقف املاک ایکٹ 2020 کی شق 14 میں ترمیم؛

ایکٹ کی شق 14 کو حذف کیا جائے۔

(۷) اسلام آباد دارالحکومت علاقہ جات وقف املاک ایکٹ 2020 کی شق 16 میں ترمیم؛

ایکٹ کی شق 16 کو حذف کیا جائے۔

(۸) اسلام آباد دارالحکومت علاقہ جات وقف املاک ایکٹ 2020 کی شق 21 میں ترمیم؛

ایکٹ کی شق 21 کے پیراگراف (2) اور (3) کو حذف کیا جائے۔

(۹) اسلام آباد دارالحکومت علاقہ جات وقف املاک ایکٹ 2020 کی شق 24 میں ترمیم؛

ایکٹ کی شق 24 کو حذف کیا جائے۔

(۱۰) اسلام آباد دارالحکومت علاقہ جات وقف املاک ایکٹ 2020 کی شق 25 میں ترمیم؛

ایکٹ کی شق 25 کو حذف کیا جائے۔

(۱۱) اسلام آباد دارالحکومت علاقہ جات وقف املاک ایکٹ 2020 کی شق 29 میں ترمیم؛

ایکٹ کی شق 29 کی ذیلی شق 2 کے پیراگراف (ط) (ی) (ک) کو حذف کیا جائے۔

## بیان وجوہ اغراض ومقاصد

وقف املاک سے متعلق موجودہ قانون مساجد، دینی مدارس اور اسلامی تعلیمات کو فروغ دینے کے لیے قائم دیگر اداروں پر غیر ضروری قواعد وضوابط لاگو کر کے ان اداروں کے لیے املاک وقف کرنے کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے، جو کہ سراسر ایک اسلامی فلاحی ریاست کے تصور کے منافی اور بنیادی انسانی حقوق سے متصادم ہے جبکہ آئین کی دفعہ 227(ا) کے مطابق اسلام کے خلاف کوئی قانون سازی نہیں ہو سکتی۔

وقف کا اسلامی تعلیمات میں بہت اہم مقام ہے۔ وقف خالصتاً اللہ کی رضا وخوشنودی کے لیے قائم کیا جاتا ہے۔ موجودہ قانون میں وقف کے اسلامی تصور کو سرے سے تسلیم ہی نہیں کیا گیا۔

ناظم اعلی کو لامحدود اختیارات دے دیے گئے ہیں۔ مساجد، مدارس، دینی ادارے اور انسانیت کی فلاح وبہبود کے لیے چلنے والے اداروں کا مختار کل چیف کمشنر کی طرف سے مقرر کردہ ناظم اعلی کو بنا دیا گیا ہے۔ دینی مدارس جو کہ لاکھوں طلباء وطالبات کی تعلیم، رہائش، خوراک کا انتظام سنبھالے ہوئے ہیں اور معاشرے کو اسلامی فلاحی مملکت بنانے میں بے لوث جدوجہد کر رہے ہیں، ان کو ایک فرد کے رحم وکرم پر نہیں چھوڑا جا سکتا۔ وقف کرنے سے پہلے رجسٹریشن کرانے کی شرط وقف کی حوصلہ شکنی کے مترادف ہے۔

وقف کی رجسٹریشن کے لیے جو طریقہ کار دیا گیا ہے وہ انتہائی مشکل اور ان اداروں کو ختم کرنے کی طرف ایک قدم ہے۔ پہلے سے رجسٹرڈ اداروں کو دوبارہ تکلیف دہ صورتِ حال سے لازمی گزرنے کا بھی پابند کیا گیا ہے۔ وقف کے ادارہ کو کارپوریٹ ادارہ بنانے سے وقف کو ایک تجارتی اور مالی مفاد کا ادارہ بنا دیا گیا ہے، جو کہ اس کی اسلامی روح کے خلاف ہے۔ ناظمِ اعلیٰ کو بذریعہ اعلامیہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ کسی بھی وقت، وقف املاک کا قبضہ، اس کا انتظام وانصرام، کنٹرول اور دیکھ بھال اپنے زیر اختیار لے سکتا ہے۔

موجودہ قانون کے مطابق کسی بھی دینی خدمات، تقاریب، مذہبی، روحانی رسومات کی ادائیگی کے لیے ناظمِ اعلیٰ سے پیشگی اجازت لینی پڑے گی۔ اس قانون کی خلاف ورزی کی صورت میں اڑھائی کروڑ تک جرمانے کا اختیار ناظم اعلی کو دیا گیا ہے۔

ناظم اعلی اوقاف کے حکم کو کسی بھی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکے گا۔ اس قانون کے ذریعے سرکار نے وقف کے تحت قائم اداروں کو اپنی تحویل میں لینے کا انتظام کیا ہے۔ ناظم اعلی اوقاف کو یہ بھی اختیار دیا گیا ہے کہ وہ مذہبی اسلامی اداروں کو تعلیم دینے، تدریس کے لیے سلیبس بنانے کے لیے ہدایات جاری کرے۔

مزید براں اسلامی تعلیمات میں صدقہ، خیرات، اسلامی تعلیمات کو عام کرنے اور عوامی فلاح وبہبود کے منصوبوں پر خرچ کرنے کی بے پناہ ترغیب ملتی ہے۔ لہٰذا مساجد، دینی مدارس اور اسلامی تعلیمات کے فروغ کی خاطر املاک اور اموال وقف اور خرچ کرنے کے عمل کی حوصلہ شکنی کی بجائے حوصلہ افزائی ہونی چاہیے۔ موجودہ قانون کی موجودگی میں وفاقی دارالحکومت میں وقف کیے گئے یا وقف کی جانے والی جائیدادیں، اداروں کو قائم کرنا اور چلانا نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن ہو جائیگا۔ مندرجہ بالا مقاصد کے حصول کے لیے ترامیم پیش کی گئی ہیں

دستخط/-

**مولانا عبد الاکبر چترالی**

رکن، قومی اسمبلی